جوق دَر جوق اسلام میں داخل ہونا شروع ہوگئے اور اپنے اہل وعیال اور دوست واحباب میں اسلام کی حقیقت وعظمت کو متعارف کروانے لگے اور اسلام کے مبلغ بن کر دینِ اسلام کی خدمت کرنے لگے۔

نبی کریم ﷺ کا ذکر ختم کرنے والے خود ختم ہونے لگے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا:

﴿ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ﴾ [الکوثر:۳]

''بے شک تیرا دشمن ہی جڑ کٹا ہے۔''

نبی رحمت ﷺ کی شانِ اقدس میں یہ گستاخیاں، درحقیقت دین کا غلبہ اور مسلمانوں کی مدد ہے۔ کتنے ہی لوگ اس کے سبب مسلمان ہوئے اور کتنے ہی گناہگار مسلمانوں نے توبہ کرلی اور سنتِ نبوی ﷺ کے مطابق زندگی گزارنا شروع کردی۔

ہماری ذمہ داری

ان ظالمانہ حملوں کے ردّ میں ہمیں چاہیے کہ ہم پہلے سے زیادہ نبی کریم ﷺ کی پیروی اور اتباع میں کمربستہ ہوجائیں۔ یہ اَمر اِن کو مزید غصہ دلانے والا اور بہترین انتقام ہے، کیونکہ وہ مسلمانوں کو قران وسنت سے دور کرنا چاہتے اور قران وسنت سے متعلق مسلمانوں کے دلوں میں شکوک وشبہات پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

ہم سب مسلمانوں پر واجب ہے کہ ہم سنتِ نبوی کو سیکھیں، شریعت کو سمجھیں، آپ ﷺ کے اخلاقِ عالیہ کو اپنائیں، موجودہ دور کے جدید ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے دعوتِ دین کو عام کریں اور اسلام پر وارد اعتراضات وشبہات کا مدلل ردّ کریں۔ گستاخانِ رسالت کا اقتصادی بائیکاٹ کریں تاکہ وہ ہم سے ایک بھی درہم ودینار نہ کماسکیں۔ اس سے پہلے ہمیں اندرونِ خانہ اپنی اصلاح کرنا ہوگی اور اُمت اِسلامیہ ومسلم نوجوانوں کو متحد کرنا ہوگا، کیونکہ اللہ فرماتے ہیں:

﴿ إِنَّ هٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً وَّأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ ﴾ [الأنبياء:۹۲]

''یہ تمہاری اُمت حقیقت میں ایک ہی اُمت ہے اور میں تمہارا رب ہوں، پس تم میری عبادت کرو۔''

مترجم: **قاری مصطفیٰ راسخ** (فاضل كلية القرآن، جامعہ لاہور الاسلامیہ)

فلم 'فتنہ' اور مغربی 'رواداری'

شدید جھنجھلاہٹ کا شکار مغرب ان دنوں اخلاقی گراوٹ، تہذیبی پسماندگی اور فکری افلاس کی انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ اہل اسلام کی اجتہادی بصیرت، فکری بیداری اور ناقابل شکست جذبۂ جہاد اہل مغرب کو پریشان کیے ہوئے ہے، اسی طرح اسلام کا چارسو بڑھتا ہوا پھیلاؤ بھی مغربی مفکرین کو بے کل کیے جارہا ہے۔

مغربی میڈیا کی طرف سے اسلامی شعار کا استہزا، نبی رحمت ﷺ کے توہین آمیز خاکے اور اسلام مخالف فلم ان دانشوروں کی ذہنی بے چینی کا عملی اظہار ہے، جو وہ وقتاً فوقتاً کرتے رہتے ہیں۔ اسلام مخالف فلم 'فتنہ' کی صورت میں

حالیہ شرانگیزی اسی باطنی نفرت، بغض، کینہ اور تعصب کا عملی ثبوت ہے جو اسلام کے بڑھتے ہوئے بہاؤ کو روکنے کی غرض سے چلائی جارہی ہے۔

شیطانی ذہن اور سرطانی فکر کا مالک، ہالینڈ کا پارلیمنٹیرین گریٹ ورلڈرز ابھی نوجوان ہے اور مغرب میں اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت پر بہت پریشان ہے۔ یہودی نہ ہونے کے باوجود اسرائیل سے گہرے مراسم ہونے کی وجہ سے یہودی ذہنیت کا مالک ہے، اس کے مطابق اسلام انتہائی خاموشی اور تیز رفتاری سے مغرب میں بڑھتا جارہا ہے اور اگر صورتحال یونہی رہی تو وہ دن دور نہیں جب ہالینڈ میں مسلمان اقلیت سے اکثریت میں بدل جائیں گے۔ چنانچہ اس نے مغرب کے دفاع اور اسلام پر کاری ضرب لگانے کے لیے، مستشرقین اور دانشوروں کی مدد سے پندرہ منٹ کی ایک فلم تیار کی جس کا مقصد مغرب کو ریلیف دینا اور اسلام کے پھیلاؤ کو روکنا ہے۔ انتہائی تعصب سے کام لیتے ہوئے مذکورہ فلم ساز نے دنیا کے سامنے اسلام کا تشدد آمیز چہرہ لانے کی کوشش کی تاکہ دُنیا کو تاریکی میں رکھ کر مذموم مقاصد کی تکمیل کی جاسکے۔

فلم کے ابتدا میں نبیٔ رحمت ﷺ کا وہ خاکہ دکھایا گیا ہے جو اس سے پہلے مختلف ممالک کے اخبارات میں شائع ہو چکا ہے اور یہی وہ خاکہ ہے جو انتہائی حد تک توہین آمیز ہے اور مسلمانوں کو سب سے بڑھ کر اشتعال دلانے کا سبب بنا۔ پھر آیت کریمہ ﴿ وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَءَاخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ ﴾ [الأنفال: ٦٠] ''اور تم لوگ، جہاں تک تمہارا بس چلے، زیادہ سے زیادہ طاقت اور تیار بندھے رہنے والے گھوڑے ان کے مقابلے کیلئے مہیا رکھو تاکہ اس کے ذریعے سے اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو اور ان دوسروں دشمنوں کو خوفزدہ کرو جنہیں تم نہیں جانتے، اللہ انہیں جانتا ہے۔'' تلاوت کی جاتی ہے اور ساتھ ساتھ نائن الیون کا حادثہ دکھایا جاتا ہے تاکہ ناظرین کو یہ تاثر دیا جاسکے کہ یہ حادثہ اسی قرآنی آیت کا نتیجہ ہے جو مسلمانوں کو جہاد کی تیاری پر برانگیختہ کرتی ہے۔

اس کے بعد 'سورۂ محمد' کی آیت ﴿ فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ﴾ [محمد: ٤] ''پس جب ان کافروں سے تمہاری مڈبھیڑ ہو تو پہلا کام گردنیں مارنا ہے، یہاں تک کہ جب تم ان کو اچھی طرح کچل دو تو قیدیوں کو مضبوط باندھو۔'' اور جہاد سے متعلقہ دیگر قرآنی آیات پڑھی جاتی ہیں اور ساتھ ساتھ تشدد آمیز مناظر دکھائے جاتے ہیں۔ اس کے بعد فلسطینیوں کے ہاتھ میں پکڑے یہودی مخالف پوسٹرز، خودکش حملے، جلی کٹی لاشیں، برطانیہ میں رونما ہونے والا ۷ رجولائی کا حادثہ، امریکی جاسوس کا مجاہدین کے ہاتھوں ذبح ہونا، مرتد کا حکم بتاتے ہوئے ایک عالم کا خطاب اور مسلم علما کی طرف سے جہاد پر اُبھارنے والی تقاریر دکھائی گئی ہیں اور بطورِ خاص درج ذیل حدیث کو فوکس کیا گیا ہے:

« لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّىٰ تُقَاتِلُوا الْيَهُودَ حَتَّىٰ يَقُولَ الْحَجَرُ وَرَاءَهُ الْيَهُودِيِّ: يَا مُسْلِمُ! هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ » [صحيح البخاري: ٢٩٢٦]

''اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تمہاری یہودیوں سے مڈبھیڑ نہ ہوجائے (اور صورتحال یوں ہوگی کہ)

پتھر کی اوٹ میں چھپے یہودی کے متعلق خود پتھر بتائے گا کہ اے مسلمان! میرے پیچھے یہودی ہے، اسے قتل کردے۔''
پندرہ منٹ کی فلم میں یہ مواد ہے جس سے اسلام کی انتہائی غلط تصویر کشی کی گئی ہے۔

آیئے! ہم دیکھتے ہیں کیا اسلام کا واقعی یہی مزاج ہے کہ وہ معاشرے میں تشدد کو فروغ دینا چاہتا ہے؟ دنیا کے امن کو تباہ کرکے بقا حاصل کرنا چاہتا ہے؟ تلوار کے زور پر دنیا کو حلقۂ اسلام میں لانا چاہتا ہے؟ کیا اسلام جارحیت کا قائل ہے یا جارحیت کے مقابلے میں مزاحمت کا؟ اسلام کا نظریۂ جہاد دہشت گردی کو فروغ دینے کیلئے ہے یا دہشت گرد کا ہاتھ روکنے کیلئے؟

تو سنیئے! اسلام نے مسلمانوں کو جہاد (قتال) کی اس وقت اجازت دی جب ان پر جارحیت ہو رہی تھی، ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جا رہے تھے، ان کی جائیدادوں پر قبضہ کیا جا رہا تھا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ * الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللهُ ﴾ [الحج: ۳۹،۴۰]

''اجازت دے دی گئی ان لوگوں کو جن کے خلاف جنگ کی جارہی ہے کیونکہ وہ مظلوم ہیں اور اللہ تعالیٰ یقیناً ان کی مدد پر قادر ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے گھروں سے ناحق نکال دیئے گئے صرف اس وجہ سے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے۔''

اس آیت میں صراحت ہے کہ جہاد اسلام میں ضابطہ اس وقت بنا جب مسلمانوں پر تعلق باللہ کی وجہ سے ظلم وستم کیے گئے، ان کو ان کے گھروں سے بے دخل کر دیا گیا تو اس مظلومانہ کیفیت میں ان کو اجازت ملی کہ اب وہ ظلم کے مقابلے میں مزاحمت کرسکتے ہیں، کیونکہ اب جارح اور دہشت گرد کا ہاتھ پکڑنا اور دہشت گردی کو روکنا ہے۔

چنانچہ آج کی صورت اس سے مختلف نہیں بلکہ پہلے سے بھی بدتر ہے۔ کیا آج مسلمانوں سے ان کے گھر نہیں چھین لیے گئے؟ ان کے وسائل کو قبضے میں لینے کی کوشش نہیں ہو رہی؟ ان کے بچوں کو نشانہ بازی کی مشق سمجھ کر ہدف نہیں بنایا جا رہا؟ ان کی بہنوں، بیٹیوں کے ساتھ اجتماعی زیادتی نہیں کی جا رہی؟ ان کے قیدیوں پر کتے نہیں چھوڑے جا رہے؟ ان کے سامنے ان کی مقدس کتاب کی توہین نہیں ہو رہی؟ کیا اس صورتحال میں اسلام مسلمانوں کو پھول نچھاور کرنے کا کہے یا اُمن پسندی کے نام پر غلامی اختیار کرنے کی تلقین کرے؟

تمام مظالم کے باوصف قرآنِ پاک مسلمانوں سے تقاضا کرتا ہے:

﴿ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴾ [البقرة: ۱۹۰]

''اور تم اللہ کے راستے میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں، مگر زیادتی نہ کرنا، اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتے۔''

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ فَمَنِ اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴾ [البقرة: ۱۹۴]

''جوتم پر دست درازی کریں تم بھی اس پر اسی قدر دست درازی کرو، البتہ اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ بے شک اللہ تعالیٰ متقین کے ساتھ ہے۔''

پھر تاریخ کی ورق گردانی کیجئے کہ قرونِ وسطیٰ میں جب صلیبی بیت المقدس میں داخل ہوئے تو ۷۰ ہزار مسلمانوں کو ذبح کیا اور صلیبی کمانڈر نے تفاخرانہ انداز میں پاپائے روم کو مژدہ سنایا کہ گھوڑوں کے پاؤں مسلمانوں کے خون میں ڈوبے ہوئے ہیں جبکہ اسی بیت المقدس کو فتح کرنے والے مجاہد صلاح الدین ایوبی نے اسلام کے درس عاطفت اور احسان کو سامنے رکھتے ہوئے عام معافی کا اعلان کر دیا اور اپنے دشمنوں کو وہاں سے بحفاظت جانے کی اجازت دے دی۔ اس کے باوجود اسلام تشدد پسند ہے اور مغرب امن پسند؟ اور پھر آج بھی مغربی فوجیوں کے جھنڈوں پر صلیب بنی ہوتی ہے جو قربانی کی علامت ہے۔

چنانچہ فتنہ باز فلمساز کو اس بات سے بہت دکھ پہنچا کہ اسلام ﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ﴾ کہہ کر مسلمانوں کو جنگ کی تیاری کا کیوں کہتا ہے؟ جبکہ مغرب کے اسلحے کے ذخائر اسے دکھائی نہیں دیئے؟ یہ اسلحہ جنگ کی تیاری کیلئے نہیں تو کیا محبت بڑھانے کیلئے ہے؟!

قرآن کریم کے الفاظ ﴿تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللهِ وَعَدُوَّكُمْ﴾ ابلیس فطرت فلم ساز کے سینے میں کانٹا بن کے چبھے کہ قرآن دشمنوں کو دہشت زدہ کرنا چاہتا ہے، لیکن دوسری طرف روز بروز مغرب کی طرف سے کیے جانے والے ایٹمی ہتھیاروں کے تجربات نظروں سے اوجھل ہیں۔ کیا یہ دشمن کو دہشت زدہ کرنے اور رعب ڈالنے کیلئے نہیں؟

آیت مبارکہ ﴿فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنْتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ﴾ کو بھی مذموم مقاصد کیلئے غلط معنی پہنائے گئے اور یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ قرآن کا مدعا یہ ہے کہ جو بھی کافر ملے اس کی گردن اڑا دو۔ حالانکہ یہ حکم خالصتاً جنگ کے دوران کا ہے کہ لڑائی کرتے وقت نرمی نہ کرو بلکہ دشمنوں کی گردنیں اُڑا دو۔ اس میں تعجب کی کیا بات ہے؟ لڑائی میں یہی کچھ تو ہوتا ہے۔ آج کا مغرب تو محض شک کی بنا پر بستیوں اور شہروں پر میزائل گرا دیتا ہے، فوجی یا غیر فوجی کی کوئی تمیز نہیں کرتا۔ اس کے جنگی اصولوں میں بچے، بوڑھے اور عورتیں سب برابر ہیں۔ یہ پھر بھی امن پسند جبکہ اسلام شرائط وضوابط اور حدود وقیود میں رہ کر لڑائی کرے وہ پھر بھی تشدد پسند ہے؟ ؎ شرم تم کو مگر نہیں آتی!

المختصر مذکورہ فلم اسی طویل منصوبہ بندی کا حصہ ہے جو ایک تحریک کی شکل اختیار کیے ہوئے ہے اور ہر قیمت پر اسلام کا راستہ روکنا چاہتی ہے۔ اسی لیے آج ضرورت اسی اَمر کی ہے کہ مسلمان متحد ہو کر اس نازک صورتحال کا ادراک کریں اور فتنے باز یہودیوں کی سازش کا مقابلہ کرتے ہوئے قرآن کریم کی ان آیات کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں جو ان کے لیے پریشانی کا باعث ہیں۔

نعیم الرحمٰن ناصف

(فاضل كلية الشريعة ، جامعہ لاہور الاسلامیہ)